محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ایک عظیم نعمت

حضرت اقدس مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
بانی و شیخ الحدیث اسلامک دعوۃ اکیڈمی، لیسٹر، برطانیہ

التزکیہ
AT-TAZKIYAH
PO BOX 8211, LEICESTER,
LE5 9AS, UK

فہرست

محمد ﷺ-ایک عظیم نعمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ للهِ وَكَفٰى والصلوة وَالسَلاَم عَلَى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الأَنبيَاء وَعَلَى اٰله الأصفِيَاءِ وَأصحَابه الأَتقِيَاءِ، أَمَّا بَعدُ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَىهِ وَ سَلَّمَ: لاَ يُؤمِنُ أَحَدُكُم حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ اِلَيهِ مِن وَالِدِهِ وَ وَلَدِهِ وَ النَّاسِ أَجمَعِينَ. أو كَمَا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيه و سلم.

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي، وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي، يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ سُبْحَانَكَ لا عِلْمَ لَنَا إِلا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ۔ اللهم انفعنا بِمَا عَلَّمتَنَا وَعَلِّمنَا مَا يَنفَعُنَا.

إِنَّ اللهَ وَمَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا، اللهم صلّ و سلّم و بارك على سيّدنا و مولانا محمّد و على آله و أصحابه و أتباعه و أزواجه و ذرياته۔

محترم دوستو، بزرگو، عزیز نوجوان ساتھیو! اس وقت حضرات علماء کرام کثیر تعداد میں آپ کے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک جلسہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ بہتر تو یہ تھا اور میری قلبی خواہش بھی یہی تھی (جس کا میں نے مولانا غلام محمد صاحب زید مجدہم کے سامنے اظہار بھی کیا) کہ استاذنا و مرشدنا حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم کے ارشادات سے ہم سب مستفید ہوتے تاکہ حضرت والا دامت برکاتہم کے مصفّٰی اور مجلّٰی قلب کی گہرائی سے نکلی ہوئی باتوں سے ہم سب ہی کو نفع پہونچتا، لیکن چار و ناچار مجھ طالبِ علم کو بدرجہ مجبوری حضراتِ علماء کرام کے سامنے اپنا سبق سنانے کی نیت سے بیٹھنا ہی پڑا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی باتیں کہنے کی توفیق عطا فرمائیں جو میرے لئے بھی نافع ہوں اور حاضرین اور سامعین کے لئے بھی۔

مجھ سے ذکرِ رسول کیا ہو گا ﷺ

آنحضرت ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا عنوان ایک ایسا سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں ہے۔ مجھ جیسا طالبِ علم جو علم میں قلیل ہے، جسے زبان پر قدرت نہیں، جسے اپنے پیغمبر ﷺ کی جیسی معرفت ہونی چاہئے وہ معرفت نہیں، وہ اس عنوان پر کیا عرض کر سکتا ہے!

لفظ بے بس زبان ہے معذور
مجھ سے ذکرِ رسول کیا ہو گا
نہ کنارہ ہو جس سمندر کا
وہ سمندر عبور کیا ہو گا ﷺ

اقبال میں کس منہ سے کروں مدحِ محمد ﷺ
منہ میرا بہت چھوٹا ہے اور بات بڑی ہے

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سیناء

وہ دانائے سبل، یعنی اللہ تک پہونچانے والے راستوں کو جاننے والے، ختم الرسل، یعنی تمام نبیوں اور تمام رسولوں کے بعد آنے والے آخری پیغمبر، مولائے کل، یعنی سب کے آقا اور سردار۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

وِ أَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الحَمدِ يَومَ القِيَامة تحته آدم فمن دونه وَ لاَ فَخرَ

قیامت کے دن حمد کا پرچم میرے ہی ہاتھ میں ہو گا جس کے نیچے آدم علیہ الصلوۃ والسلام اور دوسرے نبی ورسول علیہم الصلوۃ والسلام ہوں گے اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا اور آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے انبیاء ہیں اور ان کے جتنے امتی ہیں وہ سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں

گے، لیکن فخر کی کوئی بات نہیں ہے اس لئے کہ یہ مجھ پر میرے رب کا فضل ہے۔

و أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَ أَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لاَ فَخر

قیامت کے دن سب سے پہلے سفارش کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی سفارش قبول کی جائے گی اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فيفتح الله لي

(جامع الترمزي، كتاب المناقب، باب في فضل النبيﷺ)

جنت کا دروازہ سب سے پہلے کھٹکھٹانے والا میں ہی ہوں گا جسے اللہ تعالیٰ میرے لئے کھولیں گے۔

إن الجنة حرمت على الأنبياء كلهم حتى أدخلها وحرمت على الأمم حتى تدخلها أمتي (كنز العمال من مسند البزار)

جنت اس وقت تک تمام انبیاء پر حرام ہے جب تک میں داخل نہ ہو جاؤں، اور جنت تمام امتوں پر حرام ہے جب تک میری امت داخل نہ ہو جائے۔

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سیناء

غبارِ راہ، یعنی راستہ کا جو غبار ہوتا ہے اس کی کماً وکیفاً کوئی حیثیت نہیں ہوتی، لیکن اس عظیم پیغمبر کی نظرِ کیمیاءاثر نے اسے بھی سیناء کی وادی جتنی وسعت عطا کردی۔

کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

یہ نبی اتنا عظیم الشان اور رفیع المقام ہے کہ جس کسی کو بھی اس کی نظر اور اس کی توجہ حاصل ہو گئی وہ رفعتوں والا ہو گیا۔

درفشانی نے تیری قطروں کو دریا کردیا
دل کو روشن کردیا آنکھوں کو بینا کردیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

ابو بکر کو صدیق، عمر کو فاروق، عثمان کو ذی النورین، علی کو اسد اللہ، حمزہ کو سید الشہداء، ابن مسعود کو فقیہ الامۃ، ابن عباس کو مفسرِ قرآن، ابو ہریرۃ کو محدثِ اعظم، بلال کو مؤذنِ رسول، ابو عبیدہ کو امین الامۃ، حسن اور حسین کو جنت کے جوانوں کے سردار اور فاطمہ کو جنت کی عورتوں کی سردار بنادیا۔ رضي الله عنهم أجمعين۔

تیری فیاضی نے ذرّوں کو بنایا آفتاب

صحابہ کرام رضي الله عنهم أجميعن **ایک لاکھ سے زائد ہیں**، ان میں سے ہر ایک کو اتنااونچابنادیا کہ روحانیت کے آسمان میں ہر شخص آفتاب، مہتاب اور ستارہ نظر آتا ہے۔

أَصحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِم اِقتَدَيتُم اِهتَدَيتُم (أخرجه البيهقى في المدخل)

میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کسی کو تم اپنے لئے معیار بنا کر اس کی اقتدا کروگے، سیدھے جنت میں چلے جاؤگے۔

اسلام سے پہلے یہ حضرات معمولی تھے، ذرات کے مانند جو بالکل چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور سورج کی شعاعوں کے بغیر نظر بھی نہیں آتے، مگر ان پر آمنہ کے لال جنابِ محمد رّسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پڑی تو یہ معمولی غیر معمولی ہوگئے اور یہ ذرات آفتاب بن گئے۔ پورا عالم ان سے جگمگا اٹھا۔

تیری فیاضی نے ذرّوں کو بنایا آفتاب
بن گئے اونٹوں کے چروا ہے زمانے کے امام

جنہیں اونٹ چرانا نہیں آتا تھا وہ بڑے بڑے دانشمندوں پر حکومت کرنے والے بن گئے۔

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سیناء
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

سیرتِ طیبہ کا حق ادا کرنا بس سے باہر

اتنے عظیم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو کون بیان کر سکتا ہے؟ کسی کے بس میں نہیں ہے۔ایک عربی شاعر نے کہا ہے:

أریٰ کُلَّ مَدحٍ فِي النَّبِيِّ مُقَصَّرًا
وَ اِن بَالَغَ الْمُثنی عَلَیه وَ أَکثَرَا

میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے کی ہر تعریف کو کم پاتا ہوں،
چاہے آپ کی تعریف کرنے والا مبالغہ ہی سے کام لے۔

کسی قصیدے نے، کسی نعت نے، سیرت پر لکھی جانے والی کسی کتاب نے، کسی بیان کرنے والے کے بیان نے، کسی خطیب کی خطابت نے جناب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا جو حق تھا وہ آج تک اداء نہیں کیا۔کوئی تعریف کرنے والا چاہے مبالغہ کرے، exaggeration سے کام لے، مگر ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اتنی اونچی ہے کہ وہ سیرت بیان کرنے کا حق اداء کر ہی نہیں سکے گا۔

میرے بھائیو! میری تو کوئی حیثیت ہی نہیں، مگر بڑے بڑے فلاسفر، بڑے بڑے مفکرین اور بڑے بڑے علماء بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کو بیان کرنے کا حق اداء نہیں کر سکے، خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زبانیں بھی قاصر رہتی تھیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ شمائل بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھے، اور اخیر میں جا کر آپ کی زبان رک جاتی ہے، آپ فرماتے ہیں:

یَقُول ناعته لَم أَرَ مِثلَه لاَ قَبلَه وَ لاَبَعدَه قَطُّ (شمائل الترمذی، باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم)

آپ کی سیرت کو بیان کرنے والے کو یہی کہنا پڑے گا کہ: میری آنکھوں نے آپ جیسا نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں۔

کامل و مکمل

حضرت حسّان ابن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَ أَحسَنَ مِنكَ لَم تَرَ قَطُّ عَينِي
وَ أَجمَلُ مِنكَ لَم تَلِدِ النّسَآء
خُلِقتَ مُبَرَّأً مِن كُلِّ عَيب
كَأَنَّكَ قَد خُلِقتَ كَمَا تَشَاءُ

میری آنکھ نے آپ سے زیادہ حسین کوئی دیکھا ہی نہیں، اور کسی عورت نے آپ سے زیادہ جمیل کوئی جنا ہی نہیں۔ آپ ہر عیب سے اتنے پاک و صاف پیدا کئے گئے کہ گویا آپ کی تخلیق آپ کی چاہت کے مطابق ہوئی۔

میری آنکھوں نے آج تک آپ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا۔ اور میری آنکھوں نے کیا؟ آج تک کسی ماں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی بچہ جنا ہی نہیں۔ اے میرے آقا! میں جب آپ کو سر سے پیر تک دیکھتا ہوں تو مجھے آپ کی ہر چیز بے عیب (faultless) نظر آتی ہے۔ آپ کی آنکھیں بالکل perfect (کامل)، آپ کی ناک بالکل perfect، آپ کے دانت بالکل perfect، آپ کا پورا جسم اتنا کامل و مکمل ہے کہ جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا اللہ تعالی نے آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق پیدا کیا ہے، آپ بتلاتے گئے وہ بناتا گیا۔

یہ تو حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام کا فیصلہ سنیئے! انہوں نے اللہ کی کائنات کو دیکھا، انسانیت کی cream، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو دیکھا۔ آدم علیہ السلام کو دیکھا، ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا، عیسٰی علیہ السلام کو دیکھا، موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کو دیکھا۔ اور اللہ تعالی جب کسی کو قدرت عطاء فرماتے ہیں تو وہ بہت ساری وہ چیزیں دیکھ لیتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھ سکتے۔ وہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

قلبت مشارق الأرض، ومغاربها، فلم أجد رجلا أفضل من محمد صلى الله عليه وسلم (المعجم الاوسط للطبرانی)

میں نے زمین کے مشرق اور مغرب پر اچھی طرح نظر ڈالی، لیکن محمد ﷺ سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔

اللہ کی دی ہوئی قدرت کے نتیجہ میں، میں نے روئے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو چھان مارا، ایک ایک چہرے کو دیکھا، انسانوں کو بھی، فرشتوں کو بھی اور جنات کو بھی، مگر میری آنکھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔

اللہ نے اپنی کائنات میں ان سے بڑھ کر جب کسی کو پیدا ہی نہیں کیا تو کیسے پاتے!

کامل الخَلق اور کامل الخُلق

آپ کامل الخَلق اور کامل الخُلق ہیں، آپ کی خلقت، آپ کا چہرہ، آپ کی بناوٹ، آپ کا جسم، سب کامل اور مکمل، اور آپ کے اخلاق بھی کامل اور مکمل۔ آپ کا نہ حسنِ صورت میں کوئی مقابلہ کر سکتا ہے نہ حسنِ سیرت میں۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضاء داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یوسف علیہ السلام کا حسن اپنی جگہ، عیسیٰ علیہ السلام اور موسی علیہ السلام کے معجزات اپنی جگہ، داؤد علیہ السلام کا لحن اپنی جگہ، سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت اپنی جگہ اور ابراہیم علیہ السلام کی خلت اپنی جگہ، یہ جتنے کمالات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام میں تقسیم کئے گئے تھے ان سب کمالات کا اللہ تعالی نے گلدستہ بنایا اور اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں دنیا میں بھیجا۔

قاسم العلوم والخیرات، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمالات کسی میں نہیں مگر دوچار

اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے کمالات میں سے دوچار کمالات عیسی علیہ السلام میں نظر آئیں گے، دوچار ابراہیم علیہ السلام میں نظر آئیں گے، دوچار داؤد علیہ السلام میں نظر آئیں گے، دوچار آدم علیہ السلام میں نظر آئیں گے، اور تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات میں سے جس کمال کو آپ میں کوئی دیکھنا چاہے گا وہ آپ میں موجود ہوگا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت عظیم نبی ہیں میرے بھائیو! کامل الخَلق بھی اور کامل

الخُلق بھی، خلقت کے اعتبار سے بھی کامل اور مکمل اور اخلاق کے اعتبار سے بھی کامل اور مکمل۔

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ (القلم:۴)

اور بیشک آپ بڑے اونچے اخلاق والے ہیں۔

قلبِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام اخلاق کا مرکز دل ہے، دل میں اگر سخاوت ہے تو جسم سخاوت کرے گا، دل میں سخاوت نہیں تو جسم سخاوت نہیں کر سکتا، دل میں اگر صبر ہے تو جسم صبر کا مظاہرہ کرے گا، قلب میں صبر نہیں تو جسم صبر کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔ قلب اخلاق کا مرکز ہے، قلب میں اخلاق جس درجہ کے ہوں گے اعمال اتنے ہی اعلیٰ ہوں گے۔ اللہ کی کائنات میں قلبِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی قلب نہیں، اور اس میں جس اعلیٰ درجہ کے اخلاق تھے اس درجہ کے اخلاق اللہ تعالیٰ نے کسی کو عطا ہی نہیں کئے۔ تمام اخلاق آپ کے قلب میں موجود اور ان میں سے ہر ایک اعلیٰ درجہ میں موجود۔ اب اندازہ لگاؤ کہ اس ذات کی سیرتِ طیبہ کتنی اعلیٰ درجہ کی ہو گی۔

بہترین نمونہ

اسی لئے حق جل مجدہ نے دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ مقرر کیا۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

تمہارے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاجر کے لئے بھی بہترین نمونہ ہیں، قائد کے لئے بھی بہترین نمونہ ہیں، باپ کے لئے، شوہر کے لئے، امام کے لئے، فاتح کے لئے، مظلوم کے لئے، سربراہِ مملکت کے لئے، غرض ہر ایک کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نمونہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی تعلیمات میں اور سیرتِ طیبہ میں قیامت تک آنے والے ہر انسان کے لئے رہنمائی موجود ہے۔ اسی لئے کسی شاعر نے کہا ہے:

قدم قدم پہ برکتیں نفَس نفَس پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیعِ عاصیاں گزر گیا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک جہاں جہاں پڑے، اسی طرح آپ ﷺ کے وارث، علماء آپ کی تعلیمات کو لے کر جہاں جہاں پہنچے، وہاں ہر ہر قدم پر برکتیں اور ہر ہر سانس پر رحمتیں نازل ہوئیں۔

قدم قدم پے برکتیں نفس نفس پے رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا
جہاں گزر نہیں ہوا وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا

ہر طرف تیرگی تھی نہ تھی روشنی
آپ آئے تو سب کو ملی روشنی
بزم عالم سے رخصت ہوئیں ظلمتیں
جب حراء سے ہویدا ہوئی روشنی

سیرتِ نبی ﷺ ایک شعر میں

اس وقت ہم سیرتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں شریک ہیں، ایک شاعر نے فقط ایک شعر میں سیرتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عطر نکال کر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر کوئی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو جاننا چاہتا ہے، اور سمجھنا چاہتا ہے تو بہت ہی simple (آسان) ہے:

اسوۂ مصطفی کی یہ تفسیر ہے
روشنی، روشنی، روشنی، روشنی

پیدائش سے لے کر انتقال تک روشنی ہی روشنی، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے اور پیدائش کے بعد سے آج تک پورے عالم میں جو بھلائی نظر آرہی ہے وہ آپ ہی کے فیض کی برکت ہے۔

اسد! فیوضِ درِ مصطفی ﷺ کا کیا کہنا
جسے جو بھی سعادت ملی جتنی ملی وہیں سے ملی

آپ صلی اللہ علیہ و سلم سے پہلے، آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد جسے جو بھی سعادت ملی وہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی برکت سے ملی۔

خدا سے تو کم اور سب سے اعلی

میرے بھائیو! آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی ذاتِ گرامی بہت اعلیٰ، آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے اخلاق بہت اعلیٰ، آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا ظاہر بہت اعلیٰ، آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا باطن بہت اعلیٰ۔ اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ و سلم کو اتنا اعلیٰ بنایا کہ اللہ کی کائنات میں خدا کے بعد آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

خدا سے تو کم اور سب سے اعلیٰ
دو عالم سے بالا ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کی مخلوق میں ایسا کوئی پیدا ہی نہیں ہوا جو آمنہ کے یتیم لال جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا مقابلہ کر سکے۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ (البخاری، بدء الوحی)

آپ صلی اللہ علیہ و سلم سب سے زیادہ سخی تھے،

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ

آپ صلی اللہ علیہ و سلم سب سے زیادہ خوبصورت تھے،

وَأَشْجَعَ النَّاسِ (البخاری، كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَاب الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ)

آپ صلی اللہ علیہ و سلم سب سے زیادہ بہادر تھے،

وَأَعْلَمَكُمْ بِاللَّهِ أَنَا (البخاری، کتاب الایمان، بَاب قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ)

آپ صلی اللہ علیہ و سلم اللہ تعالی کی سب سے زیادہ معرفت والے تھے۔

وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ

آپ صلی اللہ علیہ و سلم سب سے زیادہ خشیت والے تھے،

وَأَتْقَاكُمْ لَهُ (البخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ تقویٰ والے تھے،

اُوتِيتُ عِلمَ الأوَّلِينَ وَ الآخِرِينَ

علم میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مقابلہ نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب زیادہ رحمت والے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مبارک میں اللہ نے جتنی رحمت رکھی تھی وہ کسی میں نہیں۔

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ﴾ (انبیاء:۱۰۷)

ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کے بھیجا ہے۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

سورہ انبیاء کی اس آیت کو سورۃ فاتحہ کی سب سے پہلی آیت کے ساتھ دیکھیئے!

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الفاتحۃ:۱)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ﴾

اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کیلیئے رحمت بنا کر۔

ربّ العالمین نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ اے میرے بندو! جس جس ذرہ کا میں رب ہوں اسی اسی ذرہ کے لئے میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ کیا ٹھکانہ ہو گا اس رحمت کا!

دیکھ کر اخلاق کو اور آپ کے الطاف کو
غیر بھی کہتے ہیں تم ہو رحمۃ للعالمین

آج بھی غیر اگر سیرتِ طیبہ کو دیکھیں اور انصاف کی نظر سے دیکھیں، تعصب کی نظر سے نہیں، بلکہ خالی الذہن ہو کر، حق کی تلاش میں تو بہت جلد اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ آمنہ کا یتیم لال صرف قریشیوں کے لئے نہیں، صرف مکے میں رہنے والوں کے لئے نہیں، صرف حجاز میں رہنے والوں کے لئے نہیں، صرف عربوں کے لئے نہیں، بلکہ پوری انسانیت کے لئے، بلکہ پوری کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

احسانِ عظیم

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس عظیم نبی کے ساتھ وابستگی عطا فرما کر کتنا بڑا احسان فرمایا! اللہ اکبر! اللہ کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں، اگر وہ چاہتے تو کسی کافر کے گھر میں پیدا کرتے، اللہ نے ایسا نہیں کیا، بلکہ مؤمن کے گھر میں پیدا کیا اور ایمان سے سرفراز کیا۔ اگر چاہتے تو ہمیں مؤمن بناتے مگر آدم علیہ السلام کی امت کا مؤمن بناتے، عیسیٰ علیہ السلام کی امت کا مؤمن بناتے، لیکن نہیں، بغیر استحقاق کے، ہمارے مانگے بغیر، اللہ تعالیٰ نے ہمیں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین امت کا فرد بنایا۔

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ (آل عمران: ۱۱۰)

تم لوگ بہترین امت ہو جو لوگوں کے نفع کے لئے ظاہر کی گئی ہے۔

ہمیں اللہ کی طرف سے بہترین امت کا لقب ملا، یہ کتنی بڑی نعمت ہے! کتنی بڑی سعادت ہے!

کیوں نہ پائے تیری امت خیرِ امت کا خطاب
تو ہے جب خیر البشر خیر الرسل خیر الانام

بغیر استحقاق کے، بغیر ہماری کوشش کے، بغیر ہماری کسی گزارش کے، اللہ نے محض اپنے لطف و کرم سے ہمیں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک فرد بنایا، بہت بڑی نعمت! اللھم لك الحمد و لك الشکر۔

نعمت کا حق

عزیزو! جب اللہ کی بارگاہ سے کسی بندے پر کوئی نعمت نچھاور ہوتی ہے تو اس نعمت کا حق ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ بندہ اس نعمت کا شکر ادا کرے۔ اللہ نے ہمیں اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی عطا فرمائی اور ان کی امت میں شامل فرمایا، یہ بہت بڑی نعمت ہے، لہذا ہمیں اس نعمت پر شکر کر کے اس کا حق ادا کرنا چاہئے اور شکر کا طریقہ یہ ہے کہ اس نعمت کے جتنے تقاضے ہیں ان کو پورا کیا جائے۔

جناب محمد رّسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کا سب سے بڑا تقاضہ یہ ہے کہ ہم ان

کی زندگی کو پڑھیں، ان کی life کا مطالعہ کریں، ان کی تعلیمات کو سیکھیں اور اپنی زندگیوں کو ان سے آراستہ کریں۔ اگر ہم نے اس کام کو اپنا mission (مشن) بنایا تو دونوں جہاں میں ہمیں کامیابی حاصل ہو گی۔

سنت کا مطلب

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو سیکھنا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں زندگی گزارنے کا جو طریقہ ملتا ہے اس کو اختیار کرنا ہے، یہ کامیابی کا راستہ ہے۔ دیکھو! طریقہ کہہ رہا ہوں نہ کہ سنت اس لئے کہ ہماری بات چیت میں جب سنت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے صرف چند معروف سنتیں مراد لی جاتی ہیں، جیسے کھانے کی سنتیں، سونے کی سنتیں، پینے کی سنتیں وغیرہ۔ سنت کے معنی ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور طریقہ کا مطلب ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ وقت کی نماز پڑھتے تھے تو ہمیں بھی یہ طریقہ اختیار کرنا چاہئے، اور مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھتے تھے تو ہمیں بھی مسجد میں پڑھنی چاہئے۔ سنت کا مفہوم یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا جو بھی عمل ہو، چاہے فرض ہو، واجب ہو، سنت ہو یا مستحب ہو، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں سے جتنے احکام ظاہری جسم سے تعلق رکھنے والے ہیں وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے اور جو دل سے تعلق رکھنے والے ہیں... حسد مت کرو، کینہ مت رکھو، کسی سے بغض نہ رکھو، عداوت ودشمنی والی زندگی اختیار مت کرو... یہ باطن کے جتنے احکام ہیں وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے۔ اور ہمیں اللہ کی طرف سے یہ حکم ہوا ہے کہ تم اپنے ظاہر کو بھی میرے نبی جیسا بناؤ اور اپنے باطن کو بھی میرے نبی جیسا بناؤ۔

محبوبِ الٰہی بننے کا طریقہ

مجھے میرا نبی اتنا محبوب ہے کہ جو شخص بھی اپنا ظاہر میرے نبی کے ظاہر جیسا اور اپنا باطن میرے نبی کے باطن جیسا بنالیتا ہے تو میں اسے بھی اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾ (آل عمران: ۳۱)

آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو اپنے اس دعویٰ
میں سچائی دکھانے کے لئے میرا اتباع کرو، اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

میں پانچ وقت کی نمازیں اہتمام کے ساتھ جماعت سے پڑھتا ہوں، تم بھی پڑھو، میں زکوۃ ادا کرتا ہوں، تم بھی ادا کرو، میں حج کرتا ہوں، تم بھی کرو، میں روزے رکھتا ہوں، تم بھی رکھو، اسی طرح باقی تمام عبادات کا بھی اہتمام کرو۔ اور عبادات میں، معاشرت میں، معاملات میں، اخلاق میں، وہ طریقہ اپناؤ جو میرا ہے۔ ہر چیز، خواہ ظاہر سے تعلق رکھتی ہو یا باطن سے، اس میں میری نقل کرو، میری اتباع کرو، میری چال چلو۔ جب تم اپنے تمام امور کو میرے طریقہ کے مطابق انجام دینے لگو گے تو اللہ تعالی تمہیں محبوب بنالے گا۔

سبحان اللہ! میرے بھائیو! تم اللہ کے یہاں محبوب بن جاؤ گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کتنی اعلیٰ ہے کہ اس کے مطابق زندگی گزارنے والا اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی کا کتنا کرم ہوا کہ اس نے ہمیں اس عظیم زندگی سے اپنی زندگیوں کو آراستہ کرنے کا حکم فرمایا تاکہ ہم بھی اللہ تعالی کے محبوب ہو جائیں، اور اس کے نتیجہ میں ہر مخلوق کے محبوب ہو جائیں۔

موجودہ مسائل کا حل

اس وقت پوری دنیا میں جو مسائل ہیں ان کا آسان حل یہ ہے کہ ہم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر آجائیں، بلکہ یہی حل ہے۔ اس کے سوا میرے بھائیو! دوسرا کوئی حل نہیں ہے! اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو اپنی زندگی کے ہر شعبے میں لاؤ، عقائد بھی ان کے جیسے ہوں، عبادات بھی ان کے طریقے پر ہوں، اخلاق حسنہ بھی ویسے ہوں جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے، معاشرت اور معاملات بھی بالکل ان کی تعلیمات کے مطابق ہوں۔ اگر ہماری زندگی میں سیرت طیبہ سو فیصد آگئی تو میرے بھائیو ہم اللہ کے محبوب ہو جائیں گے اور جب ہم اللہ کے محبوب ہو جائیں گے تو سب کے محبوب ہو جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبدًا نَادیٰ جبرِیلَ

جب اللہ کسی کو محبوب بنالیتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو ندا دیتے ہیں اور

فرماتے ہیں:

إن الله يحب فلانا فأحبه

میں اپنے فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس کو محبوب بنا لے۔

حق تعالیٰ شانہ کا یہ ارشاد ہوتے ہی حضرت جبریل علیہ السلام کے دل میں اس کی محبت اتر جاتی ہے۔ اب وہ اللہ کی نظر میں بھی محبوب اور جبریل کی نظر میں بھی محبوب۔ پھر اللہ کے حکم سے جبریل علیہ السلام آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں:

اِنَّ الله يُحِبُّ فُلاَنًا فأحبوه

بے شک اللہ اپنے فلاں بندے سے محبت کرتے ہیں، تم سب بھی اس سے محبت کرو۔

اعلان ہوتے ہی آسمان والوں کے دلوں میں بھی اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

ثم يُوضَعُ لَه القُبُولُ فِي الأَرضِ (صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة)

اس کے بعد زمین پر اسے مقبولیتِ عامہ عطا کی جاتی ہے، اب ہر چیز اس سے محبت کرتی ہے۔

مخلوق میں محبوب بننے کا طریقہ

اگر ہماری یہ چاہت ہے کہ دنیا کے بسنے والے انسان ہمیں نفرت اور دشمنی کی نظر سے نہ دیکھیں، بلکہ محبت کی نظر سے دیکھیں، تو میرے بھائیو! اس کا طریقہ یہی ہے کہ ہم اللہ کے محبوب بن جائیں۔ اللہ کے محبوب ہو گئے تو automatically حضرت جبریل علیہ السلام کے محبوب، تمام فرشتوں کے محبوب، اور اس روئے زمین پر جتنی مخلوق ہیں ان سب کے محبوب۔ ہر ایک کا محبوب بننے کا طریقہ یہی ہے کہ ہم پہلے اللہ کے محبوب بنیں، اور محبوبِ الٰہی بننے کا طریقہ قرآن نے یہ بتلایا ہے:

﴿فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾ (آلِ عمران:٣٢)

تم اپنی زندگی کو میرے نبی کی زندگی جیسی بنالو تو میں تمہیں محبوب بنالوں گا۔

ہمارے اسلاف کا اتباعِ سنت کا جذبہ

ہمارے اسلاف کو محبوبیت عامہ وتامہ حاصل تھی، اس لئے کہ انہوں نے اپنی زندگیوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں سے آراستہ کیا، وہ اتباعِ سنت میں حدِ کمال کو پہنچے، ان کے حیرت انگیز واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے کتنا لگاؤ تھا۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ اپنے وعظ میں یہ ارشاد فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کدو کو پسند فرماتے اور بڑی رغبت سے تناول فرماتے تھے۔ اب کدو کھانا فرض نہیں ہے، واجب نہیں ہے، ایک سنت ہے۔ اگر کسی کی طبیعت کو اس کی طرف رغبت نہ ہو اور وہ اسے نہ کھائے تو کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ اس سے نفرت نہ کرے اور ہلکی نظر سے نہ دیکھے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کھانے کے لئے جب میں گھر پہونچا تو گھر میں کدو پکا ہوا تھا۔ شام کو بھی کدو ہی تھا۔ دوسرے دن دوپہر پھر کدو، اسی طرح شام کو۔ میں نے کہا کہ کدو کا سلسلہ شروع ہو گیا، خیریت تو ہے؟ ایک عورت کا اتباع سنت کا جذبہ دیکھئے! اہلیہ محترمہ نے کہا کہ آپ نے کل پرسوں وعظ میں یہ فرمایا تھا کہ یہ غذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت مرغوب تھی اس لئے میں پکا رہی ہوں، چونکہ کدو کا season ہے اس لئے میرے دل کی چاہت ہے کہ جو چیز اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغوب تھی اس کو ہم زیادہ سے زیادہ کھائیں۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت کے اتباعِ سنت کے جذبہ کو دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال آیا کہ مجھے بھی اپنی زندگی کا جائزہ لینا چاہیے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صبح سے شام تک ہر کام کو کرنے سے پہلے میں دیکھتا چلا گیا اور ایک ہفتہ تک میں نے محاسبہ کیا کہ میری زندگی، میرا کھانا، میرا پینا، میرا اٹھنا، میرا بیٹھنا، میری نماز، غرض میری ہر چیز سنت کے مطابق ہے یا نہیں؟

میرے بھائیو! عقل حیران ہے۔ ان حضرات کے تقدس پر اگر ہمیں اعتماد نہ ہوتا تو ہم ماننے کے لئے بھی تیار نہ ہوتے۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک ہفتہ کے محاسبہ کے بعد، میں اس نتیجہ پر پہونچا کہ الحمد للہ، میری زندگی کا کوئی کام خلافِ سنت نہیں ہے۔

جو لوگ مستحبات اور سنن کا اتنا اہتمام کرنے والے تھے انہوں نے فرائض اور واجبات کا کتنا اہتمام کیا ہوگا۔

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور اتباعِ سنت

ایک اور واقعہ سنئے! حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عقیدت مند کی حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔اس نے حضرت سے پوچھا کہ حضرت! فلاں عمل میں سنت طریقہ کیا ہے؟

یہ حضرات سنت طریقوں کے بارے میں بار بار پوچھتے تھے، یہ ان حضرات کا دلچسپ مشغلہ تھا۔ چاہت یہ ہوتی تھی کہ ہماری زندگی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی جیسی ہو جائے۔

تو حضرت سے پوچھا کہ اس عمل میں سنت طریقہ کیا ہے؟ حضرت مولانا کو معلوم تھا کہ یہ صاحب حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے ہیں، لہذا ان ہی سے پوچھا کہ آپ نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا عمل کیا دیکھا؟ عرض کیا کہ اس طرح دیکھا، حضرت نے فرمایا کہ بس! یہی سنت ہے۔اللہ اکبر۔

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے بارے میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پورا اعتماد تھا کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا ہر کام سنت کے مطابق ہوگا۔ کتابوں میں دیکھنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا اتباعِ سنت

ہمارے حضرت شیخ الحدیث قطب الاقطاب مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سنئے! انتقال سے پہلے کچھ ہی لمحات باقی تھے۔ اپنی زندگی کا غالباً آخری وضوء فرما رہے تھے، حضرت کے مرض کا خدام پر کافی اثر تھا، وضوء کراتے ہوئے حضرت کے ہاتھ پہونچوں تک دھلوانے کے بعد کلی سے فراغت پر ناک میں پانی ڈالنا شروع کیا، مسواک سے ذہول ہوگیا، مگر دیکھئے اس شخص کو جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اتباعِ سنت میں گزرا تھا، یہ چند ہی لمحوں کے بعد اللہ کی ملاقات کرنے والا، آخرت کا مسافر بننے والا سنت کے سلسلہ میں اتنا باہوش تھا کہ اپنے

خدام کو متوجہ کیا کہ بھائی، مسواک کی سنت رہ گئی ہے!

حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اتباعِ سنت

ان کے چچا، حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اتباعِ سنت کا ایسا ہی ذوق تھا۔ ان کا بھی آخری وقت ہے، زبان بھاری ہوگئی ہے، اپنے مافی الضمیر کو اداء کرنے کی قدرت نہیں ہے، بات اشاروں سے ہو رہی ہے، حضرت نے اپنی آنکھوں سے کچھ اشارہ کیا، خدام نے یہ سمجھا کہ حضرت اپنے پاؤں سے موزے اتروانا چاہتے ہیں، انہوں نے اتارنا شروع کیا، مگر حضرت نے اپنے پاؤں کھینچ لئے۔ آنکھوں سے پھر اشارہ فرمایا، خدام پھر وہی سمجھے اور موزے اتارنے لگے، مگر حضرت نے پھر پاؤں کھینچ لئے۔ ایسا چند مرتبہ ہوا۔ جب خدام کسی نتیجہ پر نہ پہونچ سکے تو حضرت جی مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا گیا۔ حضرت جی مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ انہوں نے بھی اشارہ سے وہی سمجھا جو خدام سمجھ رہے تھے، فرمایا کہ موزے اتارو! خدام نے پھر ایک بار موزے اتارنے شروع کئے، اور حضرت نے اپنے پاؤں کی حرکت سے پھر منع فرمایا۔ حضرت جی مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابا جی موزے ہی اتروانا چاہتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ تم سنت کے خلاف اتار رہے ہو، موزے پہنتے وقت پہلے داہنا پہنا جاتا ہے پھر بایاں اور اتارتے وقت پہلے بایاں پھر داہنا۔ آپ لوگ بجائے بائیں سے شروع کرنے کے دائیں سے شروع کر رہے ہیں، اس لئے ابا جی روک رہے ہیں۔ اللہ اکبر!

آج طے کرلو۔۔۔

میرے بھائیو! ان حضرات کی سنت سے محبت اور اتباع کا جذبہ دیکھئے! مرتے مرتے بھی سنت نہیں چھوڑتے اور ہم سے عافیت کی حالت میں بھی آسان آسان سنتوں پر عمل نہیں ہوتا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ان حضرات کی طرح اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے کامل طور پر وابستہ کریں، اس لئے کہ جنت کا راستہ یہی ہے۔

نقشِ قدم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

اگر جنت کا ارادہ ہے تم تمام ہی کا
تو گلے میں طوق ڈال دو محمد کی غلامی کا ﷺ

بس آج یہ طے کر لو میرے بھائیو کہ زندگی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق گزرے گی۔ اگر زندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق گزری تو ہم اللہ کے محبوب ہو جائیں گے۔ اللہ کے محبوب ہو گئے تو جبرئیل علیہ السلام کے محبوب، تمام فرشتوں کے محبوب اور پوری مخلوق کے محبوب، اور جب اللہ تعالی پوری انسانیت کی نظر میں محبوب بنادے گا تو پھر میرے بھائیو، ایک انقلاب پیدا ہو گا۔ دنیا کے لوگ جو اس وقت ہمیں دشمنی اور عداوت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں وہ محبت کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے، ان کی اصلاح کی فکر کی ضرورت ہے۔ جب اعمال اللہ کے محبوب ﷺ کے طریقے کے مطابق ہو جائیں گے تو ایک خاص قسم کی برکت کا ظہور ہو گا جس سے دنیا اور آخرت کے مسائل حل ہوں گے، اس لئے اس وقت اس بات کی طرف توجہ کرنے کی خوب ضرورت ہے۔ اگر ہم آج اس سیرت النبی ﷺ کے جلسہ سے یہ جذبہ لے کر اٹھیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو سیکھنا ہے اور ان پر عمل کرنا ہے، تمام فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کو اپنی زندگیوں میں لانا ہے تو میرے بھائیو کامیابی ہمارے قدموں کو چومے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد

میں اپنی بات کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر ختم کرتا ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے تھے:

كُنَّا أَذِلَّاءَ

ہم ذلیل تھے،

اتنے ذلیل تھے کہ اس زمانہ کی Super-Power ایران اور روم بھی ان پر حکومت کرنے کے لئے تیار نہیں تھیں، مگر اللہ تعالی نے عزت عطا فرمائی، کس چیز سے؟

نَحنُ قَومٌ أَعَزَّنَا اللهُ بِالإِسلَامِ

اللہ نے ہمیں عزت عطافرمائی اسلام کے ذریعہ، جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے ذریعہ،

فَمَهمَا اِبتَغَينَا العِزّة بِغَيرِ مَا أعَزَّنَا الله بِه أذَلَّنَا اللهُ

جب تک ہم عزت تلاش کرتے رہیں گے اس طریقے کو چھوڑ کر جن کے ذریعہ اللہ تعالی نے ہمیں عزت دی ہے، تب تک اللہ ہمیں ذلیل ہی رکھے گا۔

ذلت سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے: جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل وابستگی۔

سیرتِ طیبہ کو عام کرو

آج کل میں ہر جگہ ہر شخص کو ایک بات کی خاص تاکید کر رہا ہوں کہ سیرت پاک کا خوب مطالعہ کیجئے! سیرت النبی ﷺ پر اچھی اچھی کتابیں معتبر علماء کرام کی لکھی ہوئی اردو میں، انگریزی میں، گجراتی میں ملتی ہیں، انہیں حاصل کریں، پڑھیں اور نبوی اخلاق کو اپنی زندگی میں لائیں اور جب کبھی، جہاں کہیں مسلمانوں میں، غیر مسلموں میں اس بہترین سیرت کے تذکرے کا موقع ملے، ضرور کریں، موقع ہاتھ سے مت جانے دیں۔

نام ان کا جہاں بھی لیا جائے گا
ذکر ان کا جہاں بھی کیا جائے گا
نور ہی نور سینوں میں بھر جائے گا
ساری محفل میں جلوے ٹپک جائیں گے

اللہ تعالیٰ مجھے، آپ کو اور پوری امت کو عمل کی خوب توفیق عطافرمائیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله ربّ العالمين وصلّى الله تعالى على سيدنا و نبيّنا و مولانا محمّد و على آله و صحبه أجمعين